بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مریضِ غمِ دو جہاں کے لیے بس
ہے ذکرِ نبیؐ اک دوا اللہ اللہ

مجموعۂ نعتیہ کلام

الموسوم بہ

گلہائے عقیدت

حسب الارشاد

عقیدت مندانِ وحدانیت و پرستارانِ انسانیت

مؤلفہ

دیبی دیال سریواستو دیال

نائب صدر بزم جمال، بہرائچ

بار اوّل ایک ہزار جلد۔ اکتوبر ۱۹۷۳ء عید الفطر

قیمت فی جلد پچاس پیسے (۵۰)

انتساب

اُس فردوس مکیں روحِ آرزو کے

نام

جن کے نغماتِ نعت و منقبت میرے ذہن میں صدائے بازگشت بن کر گونج رہے ہیں

اور

جو ارتقائے علم و ادب اور بقائے اُردو کیلئے

تادمِ آخر

ہمہ تن رواں دواں اور کوشاں ہے

احقر دیال ہاشمی

پیش لفظ

اردو شاعری میں دو صنفیں بہت رائج ہیں ایک غزل دوسری نعت لیکن جس طرح غزل کہنا جتنا آسان ہے اتنا ہی مشکل۔ ایسا ہی کچھ معاملہ نعت کا بھی ہے۔ کیونکہ طبیعت کا بہاؤ اور جذبات کی رو علمی و فنی موشگافیوں کے چکر سے بے نیاز ہوتی ہے۔ نیز اسی طرح شریعت کے احترام کے باوجود فقہ کی خورد بینیوں سے بھی عموماً بے پرواہ ہو کر گذر جاتی ہے۔

اس لئے زیر نظر مجموعۂ نعت بنام گلہائے عقیدت پر لحاظاً نگاہ ڈالنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اس میں تو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت رکھنے والوں نے اپنے دلی جذبات کا والہانہ اظہار پیش کیا ہے۔ ان میں ہندو بھی ہیں مسلمان بھی۔ کیونکہ حضورؐ صرف مسلمانوں ہی کے نبی و رہنما نہیں۔ بلکہ سارے عالم کے انسانوں کے لئے رحمت بن کر آئے ہیں۔ سب ہی آپ کے دامن سے وابستہ ہونے میں اپنی نجات سمجھتے ہیں۔ بقول حضرت آدب سیتاپوری مدظلہ

محمدؐ ایک فرقے کے نہیں ہیں، محمدؐ سب کے ہیں اور بالیقیں ہیں
نہ لائے کیوں آدب ایمان اُن پر محمدؐ رحمۃ للعالمیں ہیں

اس گلدستہ میں ویسے تو ہر مداح نبی قابل احترام ہے مگر بزم جمال ادب کے بزرگ سرپرست حضرت جمال صاحب اور سابق صدر ماسٹر سورج نرائن سنگھ

آرزو مرحوم اور نائب صدر بابو دیبی دیال سریواستو صاحب دیالؔ بہرائچی خاص طور سے قابل ذکر و لائق تحسین ہیں۔ ان کہنہ مشق فکر شعرائے کرام کے کلام رنگیں سے کتابچہ کی زینت دوبالا ہو گئی ہے اور اس کی اہمیت کو چار چاند لگ گئے ہیں۔

امید ہے کہ بارگاہِ رسالت میں گلہائے عقیدت کی ڈالی کو شرف قبول حاصل ہوگا اور ناظرین کا پسندِ عام اسکی بیّن دلیل ہوگی۔

راقم الحروف

م۔ن۔ خیالی۔ ایم۔اے
۳۰ جولائی سنہ ۱۹۷۲ء

قاضی پورہ
بہرائچ (یو۔پی)

معذرت

کتابچۂ ہذا میں چند شعراء کرام کا کلام جگہ کی تنگی کے باعث شائع نہیں ہو سکا ہے۔ جس کے لئے نہایت معذرت کے ساتھ پرخلوص وعدہ کیا جاتا ہے کہ قسط دوئم میں ان حضرات کے کلام کو اوّلیت دیجا دے گی۔

نیازمند
دیالؔ

اظہارِ تشکر

آج اِس مختصر مجموعۂ نعت کو زینتِ طبع سے آراستہ کرا کے اہلِ دل ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے انتہائی خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ اول تو اس وجہ سے کہ مجھ جیسے ناچیز انسان کو دربارِ رسولؐ میں گلہائے عقیدت کا خوش رنگ و خوش بو تحفہ نذر کرنے کی توفیق ہوئی۔ دوئم یہ کہ اس کے ذریعہ ماسٹر سورج نرائن سنگھ صاحب آرزوؔ مرحوم کے خزانۂ نعت و منقبت میں سے چند تبرکات کو صفحۂ قرطاس پر محفوظ کرنے کا موقع مل سکا۔

ساتھ ہی ساتھ احسان فراموشی ہو گی اگر میں بابائے سخن حضرت جمالؔ بہرائچی کا شکریہ نہ ادا کروں جن کی ترغیب و ہمت افزائی سے اس بارِ گراں کو اپنے ضعیف و ناتواں کاندھوں پر اٹھانے کا حوصلہ کر بیٹھا۔ اس سبکدوشی کی منزل تک پہونچنے میں اور بھی بہت سے کرمفرماؤں کا ہاتھ رہا ہے جنکا شکریہ نام بنام ادا کرنا مشکل ہے۔ البتہ مجموعی طور پر میں ان تمام حضرات کا ممنون ہوں جنھوں نے اس کارِ خیر میں دامے، درمے، قدمے، سخنے کسی نہ کسی شکل میں بھی اپنے مخلصانہ تعاون سے نوازا ہے۔

آخر میں ناظرین سے اتنا اور عرض کرنا ہے کہ یہ نقشِ اول ہے اگر آپکی قدر دانی حوصلہ افزا ثابت ہوئی تو نقشِ ثانی کو بھی منظرِ عام پر لانے کی جلد از جلد کوشش کیجائے گی بشرطِ زندگی!

احقر دیال بہرائچی

بارشِ نور

حضرت مولانا جمال الدین احمد صاحب جمالؔ فصیحی بہرائچی

یہ کون آ رہا ہے سویرے سویرے
کہ دونوں جہاں جگ اٹھے منہ اندھیرے

نسیمِ سحر مژدۂ عام لائی
جہاں جو کلی تھی وہیں مُسکرائی

بہار آئی ہر سو خراماں خراماں
خیاباں خیاباں گلستاں گلستاں

جہاں تاب اک پیکرِ نور نکلا
لئے اپنی کرنوں میں جلووں کی دنیا

تڑپ جس نے ذرّوں کو بخشی کچھ ایسی
ستاروں کی آنکھوں نے جن سے ضیا لی

رہا پھیل کر زندگی میں اُجالا
نویدِ ازل کا ہوا بول بالا

کرن عرش سے فرش تک یوں بچھا دی
کہ ادنیٰ کی اعلیٰ سے نسبت ملا دی

ہوئی بارشِ نور پیہم جھما جھم
بنا بقعۂ نور عالم کا عالم

کھلا رازِ ہستیِ انساں سراپا
نہ جلوہ رہا کوئی باقی نہ پردا

ہوا رازِ بود و وجود آشکارا
کیا خوب اہلِ نظر نے نظارا

تلاشِ رہِ حق میں گم تھے جو انساں
ہوا شاملِ حال خود فضلِ یزداں

لیا لطفِ خالق نے لے کر بہانا
ملا خلق کو رحمتوں کا خزانہ

جو دریائے فطرت میں اک بے بہا تھا
وہی آمنہ کو ملا دُرِّ یکتا

چمک اور دمک جس کی ایسی نرالی
دو عالم کے چہرے پہ جیسے بحالی

اس انداز کے ساتھ آئے محمدؐ
کہ ہر ہر نظر میں سمائے محمدؐ

سکون و قرارِ جہاں بن کے آئے
وہ سرتاجِ امن و اماں بن کے آئے

سلام

سلام اُن پہ ہے دو جہاں جن سے روشن
مکینِ مکاں لامکاں جن سے روشن

سلام اُن پہ ہو عام احساں ہے جن کا
سب اپنا پرایا ثنا خواں ہے جن کا

جمال ان کا وہ ہے کمال اللہ اللہ
کہ عالم ہے محوِ جمال اللہ اللہ

انسانیت کے چار چاند

سرِ بزمِ ازل اک جان و دو قالب جو تھے ساتھی
وہی چن چن کے احمدؐ کو خدا نے دیدیے ساتھی

وہ ساتھی جن سے دینِ زندگی پاتے رہے ساتھی
وہ جن سے چار چاند انسانیت میں لگ گئے ساتھی

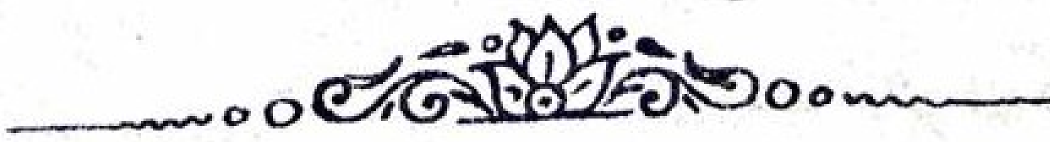
سوادِ شام سے لیکر بیاضِ صبحِ تاباں تک
شمع کے گرد یکسر مثلِ پروانہ رہے ساتھی

بھرے طوفاں میں بھی ٹکرا کے ہر موجِ حوادث سے
بلا کے سر پھرے ساتھی بلا کے منچلے ساتھی

جنونِ عشق کی ساری حدیں پامال کر ڈالیں
پھرے صحرا بصحرا سر ہتھیلی پر لئے ساتھی

زمانے سے رہے ممتاز مرنے اور جینے سے
جیے تو موت سے کھیلے مرے تو جی گئے ساتھی

جمالؔ اللہ پھر انساں کو چشمِ بصیرت دے
سمجھ پائے تو پھر سمجھے برے ساتھی بھلے ساتھی



قطعات خصوصی

از قلم گوہر رقم جناب ماسٹر سورج نرائن سنگھ صاحب آرزو مرحوم و مغفور صدر بزم جمال ادب بہرائچ

(۱)

کوئی ہے ایٹمی طاقت پہ نازاں — کسی کے ہاتھ سے مُردے جیے ہیں
کوئی اب چاند تک پہونچے نہ پہونچے — کسی نے چاند کے ٹکڑے کیے ہیں

(۲)

ہیں صحابہ بھی جمع گرد حضور — اس سے بڑھ کر کوئی نشست نہیں
باوضو ہو کے جبرئیل آئیں — یہ مدینہ ہے یہ بہشت نہیں

(۳)

فقر و فاقے میں بھی سجدے شکر کے ہوتے رہے — اس کی دنیا میں کوئی تمثیل مل سکتی نہیں
کس قدر مضبوط ہیں چاروں عمارت کے ستون — قصرِ امت کی کوئی دیوار ہل سکتی نہیں



سحر البیان جناب عبد الوحید صاحب نکیری ترنمی مرحوم بہرائچی

قِطعات

(۱)

بارگاہِ مجیب تک پہونچے — وہ عروجِ نصیب تک پہونچے
اُن کی قسمت پہ رشک آتا ہے — جو دیارِ حبیب تک پہونچے

(۲)

رشکِ خورشید و قمر غیرتِ ہر جن و بشر — جس سے تابندہ یہ کل کارگہ عالم ہے
مصطفےٰ سید مکی مدنی العربی — آدمی تو ہے مگر فخر بنی آدم ہے

نعتِ پاک

جذبات الحاج شفیع اللہ صاحب شفیع بہرائچی

قطعہ

ڈرے نہ ہم کبھی طوفان خیز موجوں سے
ہزار بار ہمیں بحر بے کنار سے ملے
وفائیں کیسی کہاں کے وفا شعار شفیع
ہمیں تو جلنے ملے وہ جفا شعار ملے

نہ جانتے تھے کوئی بات ہم قرینے کی
دکھائی راہ محمد ﷺ نے ہم کو جینے کی
الٰہی خیر ہو طوفان میں سفینے کی
ابھی تو دور ہے منزل مدینے کی
خیالِ زر، نہ ہوس ہے کسی خزینے کی
الٰہی راہ دکھا دے مجھے مدینے کی
گذر سکے گی جبھی زندگی قرینے کی
کسی بھی حال میں ہو بات ہو مدینے کی
گلوں میں پائی گئی ہے نہ مشک و عنبر میں
جو بات ہم نے سُنی آپ کے پسینے کی
جھکی ہے جب بھی جبیں تو درِ عقیدت پر
جبیں نے بات یہ سیکھی ہے اک قرینے کی
وہ تیرے جام و سبو لیکے کیا کرے ساقی
جو پی رہا ہو ہمیشہ سے مے مدینے کی
ہمیشہ برسے ہے بارانِ نور گنبد سے
نہیں ہے قید کوئی سال اور مہینے کی

قسم خدا کی نہ پایا کہیں شفیع اب تک
جو کیف دے گئی مجھ کو سحر مدینے کی

آثارِ توسّل

تأثرات جناب صوفی نوراللہ شاہ صاحب صوفی عرف ابو محمد صدیقی بہرائچی

قطعہ

ترے غم سے ہے مرا واسطہ ترا غم ہی عیشِ دوام ہے
نہ جہاں خودی کا وجود ہے مرے عشق کا وہ مقام ہے
تری ہر ادا میں سمو گیا تری شکل ہو بہو ہو گیا
مری زندگی ترا آئینہ تری ذات وصف تمام ہے

اب یار کا ملنا کیوں دشوار نظر آئے
جب صوفیؔ کامل سا غمخوار نظر آئے
طالب کو اگر منزل دشوار نظر آئے
لے کام جو ہمت سے ہموار نظر آئے
اپنی ہی تجلی خود جب حاصلِ ایماں ہو
آئینۂ دل میں کیا اغیار نظر آئے
خود دید کو اپنی ہی اس شکل میں آیا ہوں
پھر کیوں نہ وجود اپنا بیکار نظر آئے
اُس منزل مقصد پر پہونچا ہے ترا صوفیؔ
ہر گام توسّل کے آثار نظر آئے

قطعہ

جذبات جناب کمال الدین احمد صاحب کمالؔ مرحوم بہرائچی

دیار طیبہ کے نقش و نگار کیا کہنا
گلوں سے بڑھ کے جہاں کے ہیں خار کیا کہنا
تمام عالم دنیا و دیں کو مہکائے
وہ ایک نکہتِ فصلِ بہار کیا کہنا

سلام بدرگاہ خیرالانام

قادر الکلام بلاغت نظام جناب م ۔ ن ۔ خیالی صاحب ایم ۔ اے ۔ بہرائچی

رُباعی

وہ ختمِ رُسل خطاب پانیوالے
اللہ کی آخری کتاب لانیوالے
آئے جو آخیر میں خیالی سمجھا
ہیں کہیں دور سے کہیں جناب آنیوالے

سلام میرا

صبا مدینے میں کملی والے سے کہنا جا کر سلام میرا
پیامِ شوق آپ کو دے دبد عرض کرنا پھر لیکے نام میرا

ذرا سا ہے کام کر خدارا نسیم نازک خرام میرا
گلِ عقیدت یہ پیش کرنا ادب سے کہہ کر سلام میرا

انہیں کا ہے ذکرِ خیر ہر دم لبوں پہ اور دل میں یاد انکی
درود ان پر سلام انپر وظیفہ صبح و شام میرا

وہ رحمتِ کل ہیں انکے الطافِ خسروانہ سے دور کیا ہے
ذرا ہو چشمِ کرم کی جنبش ادھر تو بنجائے کام میرا

بنی رہے رسم و راہ یونہی ہوا کرے یونہی کہنا سننا
پڑھا کروں میں سلام انپر سنا کریں وہ کلام میرا

وہ میٹھی زیادہ جو شہد سے ہو سعید زیادہ جو عید سے ہے
ابھی کئے نام سے بھرینگے کنارِ کوثر وہ جام میرا

یہی ہے دل کی لگن خیالی میں مر رہا ہوں اس آرزو میں
وہ بزمِ محشر میں کاش کہدیں یہ آ رہا ہے غلام میرا

گناہوں سے مرے دل میں کہیں نفرت نہ آجائے
کہیں تردامنی پہ زہد کی رنگت نہ آجائے

ہماری فردِ عصیاں دیکھ لیں تو لیں شافعِ محشر
یہ ناممکن ہے ان کی جوش پر رحمت نہ آجائے

"دیال"

نعتِ پاک

از قلم گوہر رقم جناب سید محمد صاحب کامل (کھتولی) مظفر نگری - سرکل انسپکٹر پولیس بہرائچ

زباں تر ہو صلِ علیٰ کہتے کہتے ۔۔۔ نکل جائے دم مصطفیٰ کہتے کہتے
جو پہونچے شہِ دیں سرِ عرشِ اعظم ۔۔۔ مچی دھوم صلِ علیٰ کہتے کہتے
بروزِ قیامت صراطِ خدا پر ۔۔۔ گذر جاؤں گا مصطفیٰ کہتے کہتے
ملائک نے چومے قدم آسماں پر ۔۔۔ ملے انبیا مرحبا کہتے کہتے
کرامت ملی اور کسی کو ولایت ۔۔۔ شب و روز صلِ علیٰ کہتے کہتے
مدینے میں یارب مری جان نکلے ۔۔۔ محمد شفیع الوریٰ کہتے کہتے
محمد محمد ، محمد محمد ۔۔۔ میں جاؤں گا بہشت خدا کہتے کہتے

بس اب اور کیا چاہیے تجھ کو کامل
خدا مل گیا مصطفیٰ کہتے کہتے

تأثرات

جناب تربھون ناتھ زُتشی صاحب زارؔ دہلوی ،

جو بھولا تھا سبق سب کو پڑھایا تو نے پھر آ کر
تو ہی وہ رحمتِ عالم و اُستادِ زماں تو تھا
شرابِ سرمدی احدیت قرآں کے ساغر سے
پلادی مشرق و مغرب کو وہ پیرِ مغاں تو تھا

نعت شریف

تأثرات جناب محمد سلیمان صاحب صوفی بہرائچی

جو طیبہ کا صحن حرم دیکھ لیتے
تو جنت خدا کی قسم دیکھ لیتے

چمکتا اگر سامنے نور اُن کا
نگاہوں کا اپنی بھرم دیکھ لیتے

مدینے میں یوں پوری ہوتی تمنا
وہیں توڑ کر اپنا دم دیکھ لیتے

نظاروں سے روحانیت پاتی راحت
اگر ہم وہ رشکِ ارم دیکھ لیتے

یہ چشمِ تمنا بھی پاتی بصیرت
نبیؐ کا جو نقشِ قدم دیکھ لیتے

چمن زار طیبہ کے گلہائے رنگیں
یہی آرزو ہے کہ ہم دیکھ لیتے

یہ دل سوز صوفی کی حالت الٰہی
کبھی بانیانِ کرم دیکھ لیتے

قطعہ

گرداب صعوبت میں پھنسا اپنا سفینہ
ہے موت بھی آسان نہیں دشوار ہے جینا

کیوں مورد آلام دیالِ حزیں رہے
چشم کرم سے دیکھیے سرکارؐ مدینہ

ـــــ دیال

مری حیات کا مقصد ہی فوت ہو جاتا
جو دل میں الفتِ خیر البشر نہیں ہوتی

ـــــ آرزمی

نعتِ پاک

فدائے ملت جناب غریب صاحب شاگرد رشید شوق مرحوم بہرائچی

گر انکی عنایت ہو جائے گر انکا اشارا ہو جائے
میرے لئے کشتی کا دامن بہتا ہوا دھارا ہو جائے

مغرب سے پلٹ آئے سورج اور چاند دوبارا ہو جائے
اے نورِ نگاہ عبد اللہ پھر وہ ہی اشارا ہو جائے

اے باعثِ ایجادِ عالم ہی ہم کو یقیں یہ بھی محکم
گر آپ ہمارے ہو جائیں کونین ہمارا ہو جائے

گر عشقِ حبیبِ داور میں مل جائے کسی کو کچھ لذت
جو غم نہ گوارا ہوتا ہو وہ غم بھی گوارا ہو جائے

گر ڈوبنے والے کے لب پر آجائے تمہارا نام کہیں
ہر موجِ تلاطم ساحل ہو طوفان سہارا ہو جائے

یہ بات غریب اکثر ہم نے دیکھی ہے غم پیغمبر میں
جو اشک مژہ پر آجائے وہ آنکھ کا تارا ہو جائے

نعت شریف

جناب محمد صدیق صاحب نگرانی بزمی بہرائچی

قطعہ

شریکِ درد و غم کوئی نہیں ہے
بس اپنے اشک اپنی آستیں ہے

سہارا اس کی کملی کا ہے بزمی
وہی جو رحمۃ للعالمیں ہے

تأثرات

جناب لالہ لچھمی نرائن صاحب سخا جے پوری

حیراں ہوں میں دیکھ کے یہ خلق احمدی
مجھ کو یہی خدا نظر آیا بشر کے ساتھ

اپنے حبیب کو ہی بنایا پیامبر
اللہ کو ہے کتنی محبت بشر کے ساتھ

بات کرو

جناب محمد صدیق صاحب مکرانی بزمی بہرایچی

پھر اُسی نورِ تن کی بات کرو
پھر شہہ ذو المنن کی بات کرو
روئے شاہِ زمن کی بات کرو
مت کسی گلبدن کی بات کرو
کھول دی جس نے زندگی کی گرہ
اُس شگفتہ دھن کی بات کرو
سُن چکے ذکر کوثر و زمزم
اب تو چاہِ ذقن کی بات کرو
اُس پسینے کی بات کیا کہنا
نازِ مشکِ خُتن کی بات کرو
پڑھ کے راتوں میں سورۂ واللیل
گیسوئے پر شکن کی بات کرو
سامنے رکھ کے سورۂ والشمس
اُس رُخِ ضو فگن کی بات کرو
جس کا دامن ہے دامنِ رحمت
بس اُسی پنجتن کی بات کرو
میری دیوانگی ہے اُن کا کرم
میرے دیوانہ پن کی بات کرو

ذکر بزمیؔ کرو مدینے کا
رشکِ جنت چمن کی بات کرو

قطعہ

از قلم جناب نجم الدین احمد صاحب نجمی بہرائچی

رابطہ کوئی نہیں ہے واسطہ کوئی نہیں
بہرِ ذکر و فکر ایسا سلسلہ کوئی نہیں
دل میں ہو یادِ نبی اور لب پہ ہو نعتِ نبی
اس سے بڑھ کر اور نجمیؔ مشغلہ کوئی نہیں

نورِ ازل

جناب عبدالقدوس فاروقی صاحب جوھر بہرائچی

وہ نورِ ازل گر ہویدا نہ ہوتا
شبِ زندگی کا سویرا نہ ہوتا
نصیب اس کو دیدارِ طیبہ نہ ہوتا
جسے آپ نے خود بلایا نہ ہوتا
اگر مسکنِ شاہِ والا نہ ہوتا
تو یثرب بدل کر مدینہ نہ ہوتا
وہ رشکِ مسیحا نہ آتے تو ہرگز
مرے دردِ دل کا مداوا نہ ہوتا
یہ سب ان کے جلوے کی تابش ہے ورنہ
فلک پر کہیں کوئی تارا نہ ہوتا
نسیمِ مدینہ نہ آتی تو جوھر
مرا غنچۂ دل شگفتہ نہ ہوتا

ایمانِ پارس

جذبات جناب پارس ناتھ صاحب مشر بھر مر صدر سررشتہ تعلیم نگر پالیکا بہرائچ

پیار جس کے ہردے میں تمہارا نہیں
اس کا دونوں جہاں میں گزارا نہیں
ڈوب جاتی مری کشتیِ زندگی
نام لب پہ جو ہوتا تمہارا نہیں
آپ کے در کا ہی بھکاری ہوں میں
اب کسی کا بھی جگ میں سہارا نہیں
آپ دیں گے کریں گے بھلا کیا مرا
کس کو سنکٹ میں تم نے ادبارا نہیں
ہیں تصور میں جلووں کی تابانیاں
اس سے بڑھ کر ہے کوئی نظارا نہیں
شوک ساگر ہے میں ہوں مری ناؤ ہے
تم جو چاہو تو مشکل کنارا نہیں
ہے یقیں اور ایمانِ پارس یہی
تم جو روٹھو تو کوئی ہمارا نہیں

نعتِ پاک

فخرِ ملت جناب سید اصغر صاحب اصغرؔ بہرائچی

قطعہ

بہارِ گنبدِ خضرا کو وہ رفعت ملی
بلندیاں جسے افلاک کی سلام کریں
زہے نصیب گنہگار ہم سے اے اصغرؔ
کہ زیرِ سایہ رحمت کبھی قیام کریں

شرف عطا ہو مجھے یہ وفات سے پہلے
طلب ہو آپ کی کل خواہشات سے پہلے
ادب تو یہ ہے کہ دربار شاہِ عالی میں
سلام عرض کیا جائے نوبت سے پہلے
انھیں کے واسطے پیدا ہوئے ہیں کل عالم
نہ تھا خدا کے سوا ان کی ذات سے پہلے
جہاں میں نام کو بھی روشنی نہ باقی تھی،
حضور آپ کی ذات و صفات سے پہلے
نگاہِ لطف و کرم آپ کی اگر ہو جائے
ملے نجات بھی یوم نجات سے پہلے
اسی سے رفعت شان حضورؐ ظاہر ہے
درود شرط ہے ختم صلوٰت سے پہلے
حضور آپ کی چوکھٹ کے ہیں گدا ہم سب
دکھائیں گنبدِ خضرا ممات سے پہلے
جو چاہتے ہو کہ قائم رہے ادب اصغرؔ
درود پاک پڑھو ان کی بات سے پہلے

تقاضۂ انسانیت

کبھی بھول کر کسی سے نہ کرو سلوک ایسا
جو تمہارے ساتھ ہوتا تمہیں ناگوار ہوتا

نعت شریف

جناب جمال الدین صاحب جمال ثانی بہرائچی

کسی نے جہاں مجھ پہ چشمِ کرم کی
خوشی میں بدل ڈالی تصویر غم کی

وہیں جوش پر آگئی ان کی رحمت
ندامت سے عاصی نے جب چشم نم کی

نہیں آج تو کل ہی ہو بخشیں گے طیبہ
اگر مجھ پہ آقا نے چشمِ کرم کی

مجھے چاہیئے ان کے در کی گدائی
ضرورت نہیں مجھکو باغِ ارم کی

پتہ کچھ ملا ہے نہ ان کا ملے گا
بہت سیر کی میں نے دیر و حرم کی

کجا نارِ دوزخ کجا ان کا شیدا
جلائے مجھے بات یہ ہے ستم کی

مجھے ڈالدے تو جہنم میں بیشک
مگر لاج رہ جائے دستِ کرم کی

جمال اپنی قسمت بھر کیبت چمکے
نہ ٹوٹے کہیں آس اپنے بھرم کی



جذبات جناب لالہ سرداری لال صاحب نشتر میرٹھی

زمانے میں کس طرح رہتی غلامی
کہ تھے آپ آزادیوں کے پیامی

ہیں ممنونِ احسانِ ذاتِ گرامی
عراقی و ترکی، حجازی و شامی

فقط ایک نشتر ہی کیا مدح خواں ہے
ثناگر محمدؐ کا سارا جہاں ہے

قطعہ

میں دیر و حرم کی الجھن میں واللہ بہت گھبرایا ہوں
کس راہ چلوں کس کا ہو رہوں یہ طے بھی نہیں کر پایا ہوں
اعمال کی پونجی پاس نہیں پر ذوقِ ارادت تو دیکھو!
دو پھول عقیدت کے لیکر دربارِ نبیؐ میں آیا ہوں!

تمنّائے دل

روضۂ احمدِ مختار کبھی دیکھیں گے
وہ مدینے کا چمن زار کبھی دیکھیں گے
حسرتِ دید لئے بیٹھا ہوں کب سے دل میں
نگہِ لطف سے سرکار کبھی دیکھیں گے
ہے زیارت کی تمنّا جو دلِ مضطر میں
بختِ خفتہ کو بھی بیدار کبھی دیکھیں گے
تیرہ بختی نے غمِ ہجر اگر بخشا ہے
وصل کا مطلعِ انوار کبھی دیکھیں گے
بگڑی بن جائیگی اُس چشمِ کرم گستر سے
بیکسوں کے جو مددگار کبھی دیکھیں گے
باادب چلتی جہاں پر ہے نسیمِ سحری
گلشنِ طیبہ سرکار کبھی دیکھیں گے
جس کا اللہ بھی خود آپ ہوا شیدائی
مخزنِ حسن کا رخسار کبھی دیکھیں گے
نفی بخشے گئے یہ تو بڑی بات نہیں
بخشے جائینگے گنہگار کبھی دیکھیں گے
منہمک مدحتِ ساقیِ مدینہ سے ہے دیال
جامِ امید کو سرشار کبھی دیکھیں گے

——— عاصی دیبی دیال سیرپواستو دیال ہراچی

گیت

مجھ کو تم سے پیار محمدؐ — مجھ کو تم سے پیار!!
جھوٹی دنیا جھوٹے دھندے — جھوٹے رشتے جھوٹے پھندے
جھوٹا سب سنسار محمدؐ — مجھ کو تم سے پیار!!!
عبداللہ کے راج دلارے — آمنہ بی کے آنکھ کے تارے
تم سے جگ اجیار محمدؐ — مجھ کو تم سے پیار!!!
چاند سریکھے تم جلوہ گر — عمرؓ و بکرؓ عثمانؓ و حیدرؓ
تارے صحابہ چار محمدؐ! — مجھ کو تم سے پیار!!
میں نے تم سے پیار کیا ہے — دل دے کر دکھ مول لیا ہے
جیت ہوئی یا ہار محمدؐ — مجھ کو تم سے پیار!!
تم نے ایسی راہ بتائی — جو منزل پر سیدھی آئی
امت کے رکھوار محمدؐ — مجھ کو تم سے پیار!!
جادۂ حق کا جو ہے راہی — کیا ہو اس کو خوفِ تباہی
راہ کیے ہموار محمدؐ! — مجھ کو تم سے پیار!!
کون بچا دے کون ابارے — مجبوری میں دیال پکارے
نیا پڑی منجدھار محمدؐ — مجھ کو تم سے پیار!!!
مجھ کو تم سے پیار محمدؐ! — مجھ کو تم سے پیار!!

——— عاصی دیال کراچی

میخانۂ بطحا

جناب جمیل احمد صاحب اختر جمالی بہرائچی

ایماں نہیں ملتا ہے نہ قرآں نہیں ملتا — جبتک شہ لولاک کا داماں نہیں ملتا
جو درد ہوا کرتا ہے دل میں مرے اکثر — جز طیبہ کے اسکا کہیں درماں نہیں ملتا
جز کرب و بلا و نجف و یثرب و بطحا — بخشش کا کسی جا مری ساماں نہیں ملتا
جب تک نظر آتا نہیں میخانۂ بطحا — اُسوقت تلک ساغرِ عرفاں نہیں ملتا
دیکھے جو نہیں پھول سے رخسار نبیؐ کے — گلشن میں کہیں لطفِ بہاراں نہیں ملتا
خود خالقِ کونین بنالے جسے محبوب — جز احمدؐ مرسل کوئی انساں نہیں ملتا

پھیلے ہیں جو انوار نبیؐ دہر میں اختر
دنیا میں کہیں ایسا چراغاں نہیں ملتا

حقیقت

انساں کو چاہیئے کہ خیالِ قضا رہے — ہم کیا رہینگے جب نہ حبیبِ خدا رہے

نعت پاک

جناب شوکت علی صاحب بشر جمالی بہرائچی

قطعہ

نہ میں شان و شوکت نہ زر چاہتا ہوں — نہ تنویرِ شمس و قمر چاہتا ہوں
محبت ہو جسمیں حبیبِ خدا کی — الٰہی وہ دل وہ جگر چاہتا ہوں

ندائے جبرئیلؑ

جذبات شاعر ملت جناب جمال حبیبی صاحب کراچی

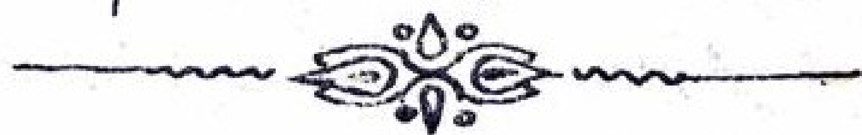
بہشتوں کے مالک، فرشتوں کے آقا خدائی کے اک ترجماں آ رہے ہیں
ہیں ارض و سما بھی مؤدّب مؤدّب شہنشاہِ کون و مکاں آ رہے ہیں
تمنائے موسیٰؑ، دعائے مسیحاؑ وہ سجدہ گہِ قدسیاں آ رہے ہیں
بلاغت میں اکمل، فصاحت میں اعلیٰ فضائل کے اک گلستاں آ رہے ہیں
محبّت کا چشمہ مروّت کے پیکر، شفاعت کے وہ آسماں آ رہے ہیں
امامِ نبوت و نورِ ہدایت وہ اک رحمتِ بیکراں آ رہے ہیں
نہ دوزخ کا کھٹکا نہ محشر کا غم ہے کہ وہ خواجۂ خواجگاں آ رہے ہیں
لئے زلفِ عنبر میں رحمت کے بادل پناہِ غمِ عاصیاں آ رہے ہیں
تھا چرچا فرشتوں میں معراج کی شب وہ چارہ گرِ بیکساں آ رہے ہیں
غریبوں کے ہمدم یتیموں کے مونس ہمی خواہِ ہر انس و جاں آ رہے ہیں
مزاجِ مقدّس بہت سادہ سادہ لباسِ مطہّر معنبر معنبر!
لئے ہاتھ میں مشعلِ درسِ قرآں وہ نبیوں کی روحِ رواں آ رہے ہیں
جمال اُن کے قدموں تلے اپنی قسمت ہی چاہے اٹھائیں وہ چاہے گرائیں
ہے جن کا لقب احمدِ مجتبیٰ ہاں وہی ہادی و پاسباں آ رہے ہیں

اللہ سب کا معبود ہے ۔ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں

گیت

تأثرات جناب محمد حنیف خاں صاحب حنیف جمالی بہرائچی

آپ یٰسین بھی طٰہٰ بھی ہیں قرآں کے دھنی
یا رسول عربی شاہِ اُمم باتھ گہو!
آپ کے نور سے شمس و قمر و نجم بنے آپ ہیں شمع فروزاں تو یہ سب لو کے دیے
آپ سے پیارے نبیؐ محفلِ ہستی ہے سجی
یا رسول عربی شاہ امم باتھ گہو!
وہ ابوبکرؓ و عمرؓ اور وہ عثمانؓ و علیؓ ایک صدیق لقب ایک ہیں عادل لقبی
ایک ہیں شیرِ خدا ایک ملقب بہ غنی
یا رسولِ عربی شاہِ امم باتھ گہو!
اک اشارہ کے یہ تابع ہوئے سب لوح و قلم آپکا عام بھی ہے ختمِ رسل لطف و کرم
کل قیامت میں گناہوں کی ہو پرسش کی گھڑی
یا رسول عربی شاہِ امم باتھ گہو!
ہے تمنائے حنیف آپکا دیکھے روضہ بقعۂ نور وہی گنبدِ خضریٰ آقا
ضبط کی تاب نہیں روکے ہو ہاں بے بال و پری
یا رسولِ عربی شاہِ اُمم باتھ گہو!



نعتِ پاک

جناب اطہر اللہ خاں صاحب اطہر جمالی بہرائچی

قطعہ

جلوہ گاہِ حضور دیکھیں گے
مرکزِ رنگ و نور دیکھیں گے

اپنی قسمت میں ہے اگر اطہر
ہم مدینہ ضرور دیکھیں گے

ذوقِ دیدار

لئے ہے جنوں یادگارِ مدینہ
ہیں آنکھوں میں نقش و نگارِ مدینہ

عقیدت کی پونجی ارادت کا حاصل
مری جان و ایماں نثارِ مدینہ

مرا ذوقِ دیدارِ طیبہ ہو پورا!
دکھا دے الٰہی دیارِ مدینہ

مدینے میں گلہائے جنت کے بدلے
چنوں گا میں پلکوں سے خارِ مدینہ

وہیں چل کے دم توڑ دے اپنا اطہر
جہاں ہیں مکیں تاجدارِ مدینہ

ادائے مسلماں

جناب شوکت علی صاحب لبشر جمالی بہرائچی

اگر نصیب ہو دو گز زمیں مدینے کی
ہے کون جس کو تمنا رہے گی جینے کی

تمام عالمِ امکاں مہک مہک اٹھا
جو یاد آئی ہے سرکار کے پسینے کی

مرے تو اُن کیلئے اور جئے تو ان کیلئے
ادا یہی ہے مسلماں کے مرنے جینے کی

خرد نے راہ میں تھک کر جو ساتھ چھوڑ دیا
جنونِ عشق نے کی رہبری مدینے کی

یہ احترام ہے لازم لبشر سخن در کو
کرے نہ فکر کبھی بے وضو مدینے کی

نعت شریف

جناب عبدالخالق صاحب آہ جمالی بہرائچی

معراجِ شرف رتبۂ اعلیٰ ہے نبیؐ کا
مکیؐ، مدنی، ہاشمی و مطلبی کا

اعجاز بھی یہ کم نہیں امّی لقبی کا
قرآن ہم آہنگ ہے نطقِ عربی کا

محبوب تو احمدؐ ہیں محب ان کا احد ہے
اک میم ہے جو بیچ میں پردہ ہے دوئی کا

مقصد تھا یہی پرچمِ اسلام ہو اونچا
صدیقؓ کا عثمانؓ کا فاروقؓ و علیؓ کا

سرخی یہ بتاتی ہے شفق تاب افق کی
خوں اب بھی جھلکتا ہے حسینؓ ابن علیؓ کا

اے ابنِ علیؓ ساقیٔ کوثر کے نواسے
شاہد ہے فرات آج تری تشنہ لبی کا

اصحابِ نبیؐ آلِ نبیؐ کے رہیں پیرو
اے آہؔ یہ فرمان ہے ہر ایک ولی کا

قطعہ

از شاعر فطرت جناب رستم علی صاحب تشنیؔ بی-اے - بہرائچی

اُن کا حسنِ کرم پکار لیا
ورنہ کیا جانے ہم کہاں ہوتے

ہم سے منزل بچھڑ گئی ہوتی
اور ہم گردِ کارواں ہوتے



نعتِ پاک

از شاعرِ فطرت جناب رُستم علی صاحب شیدا بی۔اے۔بہرائچی

حسنِ عالم کا ہر منظر دل نشیں، ایک بھی دل کو لیکن گوارا نہیں
ہو تصوّر میں روئے نبیؐ جلوہ گر، اس سے بڑھ کر کوئی بھی نظارا نہیں

جاں نثارِ محمدؐ ہوں قسمت سہی میں، آج حاصل ہے معراجِ ہستی مجھے
چومتی ہے قدم ہر خوشی ہر نفس، میرے چہرے سے غم آشکارا نہیں

ہم خطا کار ہیں ہم گنہگار ہیں، اس قدر سر پہ عصیاں کے انبار ہیں
اے شفیع الوریٰ ماسوا آپ کے، مغفرت کا کوئی بھی سہارا نہیں

اے شہِ انس و جاں رحمتِ دو جہاں، خاتم المرسلیں شافع المذنبیں
اپنے در پہ خدارا بلا لیجیے، اب کہیں بھی ہمارا گذارا نہیں

جس نے راہِ صداقت میں سر دیدیا، آبرو رکھ ہی لی دین وایمان کی
آج تک ابنِ شیرِ خداؓ کی طرح گیسوئے حق کسی نے سنوارا نہیں

کیوں غموں سے دل و جاں ہراساں کروں، زلفِ احساس اپنی پریشاں کروں
منزلیں خود دلگائیں گی بڑھ کر گلے، اُن کا شیدا ہوں میں بے سہارا نہیں



نعت مبارک

از قلم جادو رقم جناب شفیق احمد صاحب آفتاب بہرائچی

قطعہ

تری یاد میری حیات ہے، ترا ذکر میری نماز ہے
ترا نام وجہ حیات کل، تری ذات بندہ نواز ہے
ترا راز پردہ دری ہے، اک ادائے عرض نیاز ہے
وہ تو راز حسن مجاز ہے یہ نکھار حسن مجاز ہے

نعت

نصیب آنکھوں کو گر جلوہ نبیؐ ہو جائے
حیات واقف آداب بندگی ہو جائے
الٰہی یہ خلش و درد دائمی ہو جائے
بڑھے کچھ اتنا غم دل کہ زندگی ہو جائے
متاع ہوش و خرد نذر عاشقی ہو جائے
خودی بھی رشک کرے ایسی بیخودی ہو جائے
خفی خفی ہے احد اور چمن چمن احمدؐ
کہیں جو صل علیٰ ہمنوا کلی ہو جائے
جواب سرمد و منصور ہے تڑپ دل کی
اویسؓ قرنی کا غم اپنی زندگی ہو جائے
فرشتے جھوم اٹھیں گنگنائیں روح الامیں
کہیں جو شان احد حسن احمدی ہو جائے
کمال عظمت انساں حضورؐ کی معراج
فرشتے رشک کریں ایسا آدمی ہو جائے
بہ فیض عشق نبی یا الٰہ نے وہ حیات
ہر ایک قول و عمل سیرت النبی ہو جائے

تجلیٔ دُر دنداں سے آفتاب خجل
وہ مسکرائیں اندھیرے میں روشنی ہو جائے

اپنا مشرب

قطعہ

نہ غرض ہے دیر و حرم سے کچھ نہ کسی سے کچھ مرا کام ہے
تری جستجو میں پھرا رہا یہ نصیب اپنا مدام ہے

مجھے کیا خبر ہے کہ کافری مجھے کیا پتہ ہے شاکری
ترا نقشِ پا ہے جس جگہ مرے سجدے کا وہ مقام ہے

نعت پاک

ورودِ شہِ انبیا اللہ اللہ
ظہورِ حبیبِ خدا اللہ اللہ

شگفتہ مسرت سے ہر غنچۂ دل
زباں پر ہے صلِ علیٰ اللہ اللہ

کھڑے دست بستہ ہیں جن و ملائک
یہ انسان کا مرتبہ اللہ اللہ

ہے روحِ رواں گلشنِ معرفت میں
بہارِ رُخِ مصطفیٰ اللہ اللہ

نہ ڈوبے گی اب بحرِ عصیاں میں کشتی
محمدؐ ہیں خود ناخدا اللہ اللہ

شریکِ غمِ بیکساں ہو ترا دل
ہے تلقینِ خیر الوریٰ اللہ اللہ

اماں بن گئی دشمنِ جاں کی خاطر
شہِ دیں کی عفوِ خطا اللہ اللہ

گنہ گار بھی شافع المذنبیں سے
لگا بیٹھے ہیں آسرا اللہ اللہ

مریضِ غمِ دو جہاں کے لئے بس
ہے ذکرِ نبیؐ اک دوا اللہ اللہ

تصوّر میں خیر البشر آ رہے ہیں
نچھاور کروں اُن پہ کیا اللہ اللہ

تمھیں شانِ امت تمھیں شانِ رحمت
زمانہ ہے یہ مدحت سرا اللہ اللہ

کہے کوئی کیسے دیال اس کو کافر
نبیؐ پر جو دل ہو فدا اللہ اللہ

عاصی دیال

گیت

جناب ادریس صاحب عنبرؔ ایم۔ اے۔ (سکندرپوری) فراقی

کوئل کوکی مُریلا چہکے
کلیاں چٹکیں پھولوا مہکے

کچھ ایسی بدلی گھر آئی　　کچھ ایسی بھینی بو چھائی
اُن کی یاد کے ڈورے کھنکے　　کوئل کوکی مُریلا چہکے

بھولا بھالا اُن کا تبسم　　پیارا پیارا ان کا تکلم
رہبر بن گئے بھولے بھٹکے　　کوئل کوکی مُریلا چہکے

نوری نیناں ہم سب کے نم　　رحمت کے گھن برسے جھم جھم
رحم و کرم کے ساغر چھلکے　　کوئل کوکی مُریلا چہکے

کاندھ پہ سوہت کالی کملی　　لطف و عطا کی جھینی بدلی
صدقے میں جیکے بخشش کلکے　　کوئل کوکی مُریلا چہکے

کومل انگلی پیاری پیاری　　جس سے آبِ شیریں جاری
منی پنچھی سبزے لہکے　　کوئل کوکی مُریلا چہکے

نازک گورے سُندر چرناں　　عرش کی زینت فرش کے گگناں
ہنس ہنس پگ پگ رحمت چھڑکے　　کوئل کوکی مُریلا چہکے

کاش وہ کہتے حشر میں ہنس کر　　عنبر دیکھ ادھر آ مت ڈر
روپڑتا قدموں پہ گر کے　　کوئل کوکی مُریلا چہکے

کلیاں چٹکیں پھولوا مہکے

نعت شریف

جناب دوست محمدؐ صاحب کیفؔ بھرائچی

قطعہ

نور احمدؐ سے ہر ذرّہ معمور ہے سارا کون و مکاں طور ہی طور ہے
سمجھے محدود طیبہ انھیں کیفؔ جو عقل کُند اسکی اور چشم بے نور ہے

ذوقِ شعور

اے ذوقِ شعورِ حبِّ نبیؐ گر تجھ کو قرینہ آجائے
جھپکے جو نظر کعبہ پہونچوں کھلتے ہی مدینہ آجائے

گردابِ بلا میں چشم کرم ادنیٰ سی کردیں ختمِ رسُل
ہنگامۂ طوفاں خود لے کر ساحل پہ سفینہ آجائے

اے ذوق جبیں وہ سجدے ہوں دیکھے جو ترا ذوق سجدہ
مدہوشی میں کعبہ جھوم اُٹھے زاہد کو پسینہ آجائے

اعجاز نظر وہ پیدا کر اے جوش جنون دیدہ تر
جس سمت نظر اٹھ جائے نظر ہر شئے میں مدینہ آجائے

یہ دولتِ ہستی کیا شئے ہے سرمد نے کہا یہ مقتل میں
توحید کا جس کے بدلے میں نایاب نگینہ آجائے

فردوس بچھا در کیفؔ پہ ہو ٹھہرا ئے جہنم اے زاہد
نام اپنا غلام احمدؐ میں گر زینہ بزینہ آجائے

نعت شریف

جناب اکمل صاحب بہرائچی

روٹھ تم جاؤ تو برگشتہ زمانہ ہو جائے
تم اگر چاہو تو یہ قطرہ بھی دریا ہو جائے

ذرہ ذرہ میں چراغاں ہے تمہارے دم سے
تم جو منہ پھیر لو تو ختم اجالا ہو جائے

چاہنے والے ہی دنیا میں رہے خانہ خراب
چاہتے آپ ہیں غم کیوں نہ گوارا ہو جائے

وہ بھی دن آئے جو لوں نام تو موتی برسے
آنکھ سے اشک جو ٹپکے تو ستارا ہو جائے

آنکھ اٹھاؤ تو بھری دھوپ میں سایہ چھائے
مسکرا دو تو سویرے کا نظارا ہو جائے

کاش پوری ہو کبھی حسرت دل دنیا میں
سبز گنبد کا کسی روز نظارا ہو جائے

آرزو دید کی مدت سے لئے ہے اکمل
اس کی جانب بھی کبھی ایک اشارا ہو جائے



نعت شریف

جناب محمد صابر خاں صاحب صابر جمالی بہرائچی

در نبیؐ پہ جو حاضری ہو تو دل کو صبر و قرار آئے
نثار کر دوں میں جان اپنی وہ دن جو پروردگار آئے
نظر جو آئے وہ سبز گنبد الٰہی طاری ہو ایسی رقت
خوشی کے آنسو نکل رہے ہوں نہ رونا زار و قطار آئے

وہ کاش طیبہ کا میکدہ ہو حضورؐ ساقی ہوں یہ گدا ہو!
ہو میکشی کا کچھ ایسا عالم خرد فروزاں خمار آئے

گناہ دھل جائیں عاصیوں کے نصیب روشن ہوں بیکسوں کے
سنوار دے گر جہاں کا داتا تو زندگی میں بہار آئے

ضرور طوفاں بھی دے سلامی جو آپ کشتی کے ناخدا ہوں
خوشی میں موجیں اٹھیں کچھ ایسی کہ جس پہ ساحل کو پیار آئے

ازل سے میری یہ آرزو ہے کہ اوج پہ ہو نصیب میرا
کبھی تو میری نظر کے آگے وہ روضۂ ذی وقار آئے

مدینہ جانے کی پھر خوشی ہو صبا کے لب پر صدا یہی ہو
شہِ مدینہ بلا رہے ہیں مجھے نہ کیوں اعتبار آئے

کبھی حضوری ہو میری صابرؔ تو بابِ رحمت پہ یوں کہوں گا
یونہی ہو چشمِ کرم گدا پہ مدینہ یہ بار بار آئے

سلام بدرگاہ خیر الانام

جناب قریشی بہاری شیدائی

سیاحِ لامکاں سے میرا سلام کہنا

اے زائرانِ طیبہ اک یہ پیام کہنا ——— اُن سے جو ہیں بنائے نطق و کلام کہنا
عقبیٰ کے واسطے ہی یہ نیک کام کہنا ——— اور ہو اگر میسر تو صبح و شام کہنا
سیاحِ لامکاں سے میرا سلام کہنا

سردارِ انس و جاں سے سرکارِ دو جہاں سے — امت کے مہرباں سے ہستی کے رازداں سے
سوزِ غمِ نہاں کے پرسانِ بیکساں سے — عیسیٰ نفس سراپا صد غیرتِ جہاں سے

سیاحِ لامکاں سے میرا سلام کہنا

نبیوں کے پیشوا سے سرکارِ مصطفیٰ سے — جو ہیں شفیعِ محشر محبوبِ کبریا سے
والشمس والضحیٰ کی تب و تاب پر ضیا سے — اسریٰ کے میہماں سے سرتاجِ انبیا سے

سیاحِ لامکاں سے میرا سلام کہنا

آنکھوں کو روشنی دیں طیبہ کی جب بہاریں — جذبات صدق پیہم جب زندگی نکھاریں
خاموشیاں فضا کی جس وقت بھی پکاریں — جب جوشِ بیکراں کی بیتابیاں ابھاریں

سیاحِ لامکاں سے میرا سلام کہنا

اللہ دن وہ لائے جاؤ سوئے مدینہ — خود ناخدا بلائیں دو ہو رواں سفینہ
آجائے سامنے جب الطاف کا خزینہ — منجانب قریشی ہمدم بصد قرینہ

سیاحِ لامکاں سے میرا سلام کہنا

نعت پاک

جناب ممتاز علی صاحب وحشی جمالی بھرائچی

معراج نبی یہ وحشی ہے انسانوں میں انساں بھی دیکھو
تم لاکھ ہزل خواں دیکھ چکے اب ایک ہزل خواں بھی دیکھو
لا حول ولا قوۃ الا باللہ اس دشمن دیں پر لازم ہے
دنیائے اخوت میں جس کو کردار کا شیطاں بھی دیکھو

چھپ چھپ کے یہاں جو چاہو کرو محشر کے تلاطم سے نہ ڈرو
ہو جائیگی مکاری ساری میداں میں عریاں بھی دیکھو
معراج کی شب ہو کر ہی رہا یہ فیصلہ حق و باطل کا
صدیق رضہ کا ایماں بھی دیکھو بوجہل کا خفقاں بھی دیکھو
کل چاک گریبانی پر جو ہنستے تھے کوئی اُن سے کہدے
وحشی پہ کرم فرما اب ہیں سرِ تاجِ رسولاں بھی دیکھو

تاثرات جناب سکھدیو پرشاد صاحب بسمل الہ آبادی

میں نہ بھولونگا انھیں جو مرے سر پہ ہے احسانِ رسولِ عربی
لے لیا میں اگر نام مصیبت میں کبھی مشکلیں ہوگئیں آسان رسولِ عربی

عظمتِ مدینہ شریعت

شاعرِ مزاح جناب ابو الحسن خاں صاحب سہل جمالی بہرائچی

وہ جس کی نظر کھائے خارِ مدینہ — بھلا کیوں نہ دیکھے بہارِ مدینہ
ہوئی آنکھ خیرہ جھکا جو نبی سے — کرم کیجیے تاجدارِ مدینہ
جسے دیکھ کر بوجہل جل رہا تھا — وہی ہے وہی ہے نگارِ مدینہ
فلک سے نگاہ پیاسے ہوئے تک رہا ہے — وہ گنبد ہرا تابدارِ مدینہ
بوجہل کی کیوں نہ پتھرائیں آنکھیں — نظر آئے جب شاہکارِ مدینہ
گنہگار ہیں تو بھی بھر آگھائیں — وہ کوثر بکف آبشارِ مدینہ
لگائے ہیں آنکھوں سے اپنی ملائک — سراپائے دارِ مدارِ مدینہ
اگر سہل پائے نبی کا سہارا — تو آساں ہو پھر رہگذارِ مدینہ

امدادِ غیبی

گلہائے عقیدت کی ڈالی بارگاہِ رسالت میں پیش کرنے میں جن پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑا ان کا تذکرہ بے محل ہے۔ سب سے بڑی دقت اُس وقت محسوس ہوئی جب اس کی اشاعت کا مسئلہ سامنے آیا۔ مالی مشکلات نے مایوسی کی شکل اختیار کرلی تھی کہ غیب سے امید کی ایک کرن نمودار ہوئی۔ میری تگ و دو اور عرق ریزی نے ایک فرشتہ صفت انسان جناب محمد شاکر سلمان صاحب عباسی ایڈووکیٹ کو متاثر کیا اور انھوں نے نہایت فراخدلی اور گرمجوشی سے فرمایا ”ماسٹر صاحب آپ اس معمولی سی بات کے لئے قطعی پریشان نہ ہوں۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپکے اس کارِ خیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دونگا آپ کسی بات کی فکر نہ کیجئے انشاء اللہ یہ کام ہو جاوے گا۔“

میں نے گذشتہ عید ملن میں صاحبِ موصوف کو دعائیں دیں اور اطمینان کی سانس لی۔ یہ ایک غیبی امداد نہیں تو کیا ہے۔ مقولہ ذیل پر از سرِ نو اعتبار پختہ ہوا۔

مشکلے نیست کہ آساں نہ شود
مرد باید کہ ہراساں نہ شود

احقر دیبی دیال سرور

کتاب ملنے کے پتے

۱۔ ماسٹر دیبی دیال سریواستو

۵۹ـ گدڑی شہر بہرائچ یو۔پی

۲۔ حامد بکڈپو محلہ قاضی پورہ

نزد مسلم مُسافر خانہ۔ بہرائچ یو۔پی

۳۔ سُندر پن اسٹور اسٹیل گنج تالاب

چوک بازار۔ بہرائچ یو۔پی

نوٹ :- کتب فروش حضرات کیلئے معقول کمیشن کی مخصوص رعایت ہے

مطبوعہ الجلیل پریس بہرائچ ۷۳/۱۰ء